REGD. No. L. 5254

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

خطبہ نمبر ۲۳

روزنامہ
الفضل
ربوہ

یوم چہارشنبہ
۲۵ محرم ۱۳۸۰ھ
فی پرچہ ۱۲

جلد ۴۹/۱۴ | ۲۰ وفا ۱۳۳۹ھش | ۲۰ جولائی سنہ ۱۹۶۰ء | نمبر ۱۶۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے لئے دعا کی تحریک

احباب جماعت خاص توجہ التزام اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے حضور کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے اور صحت و عافیت کے ساتھ کام والی لمبی زندگی عطا کرے

آمین اللّٰھم آمین

کانگو کی سینٹ کی طرف سے کانگو کے معاملات میں روسی مداخلت کی مخالفت

سینٹ نے کانگو کے صدر، وزیراعظم اور اقوام متحدہ کے اسسٹنٹ سکرٹری جنرل کو اپنے فیصلہ سے مطلع کر دیا

لیوپولڈ ویلا ۱۹ جولائی۔ کانگو کی سینٹ نے ایک قرارداد منظور کی ہے جس میں کانگو کے معاملات میں روسی مداخلت کی سخت مخالفت کی گئی ہے۔ سینٹ نے قرارداد کی نقول کانگو کے صدر وزیراعظم اور اقوام متحدہ کے اسسٹنٹ سکرٹری جنرل مسٹر رالف بنچ (جو ان دنوں کانگو میں ہیں) کو بھیج دی ہیں۔ کانگو کے وزیراعظم مسٹر لوممبا نے دھمکی دی تھی کہ اگر بلجیئم کی فوج چوبیس گھنٹے کے اندر اندر کانگو سے نہ نکلی تو میں مجبوراً روس سے درخواست کروں گا کہ وہ اپنی فوج بھیجکر بلجیئم کی فوج کو ملک سے نکال دے۔ وزیراعظم کی اس دھمکی کے بعد ہی سینٹ نے روسی مداخلت کی مخالفت پر مشتمل قرارداد منظور کی ہے۔ قرارداد میں وزیراعظم کی مذکورہ بالا دھمکی کی بھی مخالفت کی گئی ہے۔

برسلز کے سرکاری حلقوں نے پھر کہا ہے کہ بلجیمی فوجیں کانگو سے نکالی نہیں جائیں گی اگرچہ بلجیمی فوجوں کو لیوپولڈ ویلا سے نکال لیا گیا ہے لیکن انہیں ملک کے کسی دوسرے حصہ میں متعین کر دیا جائے گا۔ اور جب تک کانگو میں انسانی جان کی حفاظت کا یقین نہیں ہو جاتا اس وقت تک بلجیمی فوجیں کانگو میں ہی رہیں گی۔ اقوام متحدہ کی فوج کے کمانڈر جنرل وان ہارن نے بھی اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ بلجیمی فوج کو ہٹانے کا مطالبہ اس مرحلہ پر پورا نہیں کیا جا سکتا کیونکہ سردست کانگو میں اقوام متحدہ کی اتنی فوج نہیں ہے کہ وہ بلجیم کی فوج کو سبکدوش کر سکے۔ تاہم اقوام متحدہ کے ذمہ دار حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ اقوام متحدہ کے سکرٹری جنرل مسٹر ہمرشولڈ نے وزیراعظم کانگو کی دھمکی کے پیش نظر فیصلہ کر لیا ہے کہ بلجیمی فوج کو کانگو سے جلد سے جلد نکالنے کے لئے اقوام متحدہ کی دس ہزار فوج کانگو پہنچا دی جائے۔ ذمہ دار حلقوں سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مسٹر ہمرشولڈ نے افریقہ کے آزاد ملکوں یوگوسلاویہ آئرلینڈ، سویڈن، برما اور بعض دوسرے ممالک سے درخواست کی ہے کہ وہ کانگو بھیجنے کے لئے فوجی دستے فراہم کریں۔ آج اوسلو کے ایک ذمہ دار حلقے نے اس اطلاع کی تصدیق کر دی کہ مسٹر ہمرشولڈ نے سویڈن سے درخواست کی ہے کہ وہ ہیلی کاپٹروں کے لئے ہوا باز مہیا کرے

اس سال مغربی پاکستان میں ۲½ لاکھ ٹن غلہ زیادہ پیدا ہوگا

گنا، روئی اور دوسری اجناس کی پیداوار بڑھانے کیلئے محکمہ زراعت کا منصوبہ

کراچی ۱۹ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ مغربی پاکستان کے محکمہ زراعت نے موجودہ مالی سال میں زیر کاشت رقبہ میں اضافہ کرنے اور زرعی پیداوار بڑھانے کے لئے ایک ہمہ گیر منصوبہ مرتب کیا ہے۔ اس پروگرام کے تحت صوبے میں چھ سو ٹیوب ویل لگائے جائیں گے۔ جن سے بہتر ہزار ایکڑ اراضی سیراب ہوگی۔ اس کے علاوہ نوے ہزار ایکڑ زمین ٹریکٹروں سے ہموار کر کے زیر کاشت لائی جائے گی۔ محکمہ زراعت کاشتکاروں کو عمدہ قسم کے بیج بھی مہیا کرے گا۔ اس میں دس لاکھ من گندم کے بیج چوبیس ہزار پانچ سو من دھان کے بیج چار ہزار من پیوندی مکئی کے بیج اور ۲ لاکھ پچیس ہزار من بنولہ بھی شامل ہیں۔

صوبے میں سب سے زیادہ زیر کاشت رقبہ ۷۰ فیصد کپاس کا ہوگا۔ اسکا مقصد یہ ہے کہ (باقی صفحہ ۸ پر)

مغربی پاکستان کے تمام دریاؤں میں دوبارہ سیلاب

طغیانی کا زور آج شام تک ٹوٹ جائیگا

لاہور ۱۹ جولائی۔ جموں و کشمیر کی پہاڑیوں اور طاس کے علاقے میں بارش کی وجہ سے مغربی پاکستان کے تمام دریاؤں میں دوبارہ سیلاب آگیا ہے۔ تاہم یہ سیلاب معمولی نوعیت کا ہے۔ اور متعلقہ حکام کی رائے کے مطابق آج شام تک اس کا زور ٹوٹ جائے گا۔ مغربی پاکستان کے دریاؤں میں ابھی کل ہی سیلاب کا زور ختم ہوا تھا اور تمام دریاؤں میں تمام مقامات پر پانی کی سطح اصل حالت پر آگئی تھی بالائی علاقوں میں بارش کی وجہ سے دریاؤں میں پانی کی سطح کسی حد تک دوبارہ بلند ہو گئی ہے

ربوہ کا موسم

ربوہ ۱۹ جولائی۔ کل صبح سے ربوہ میں مطلع ابر آلود ہے اور گاہے گاہے ہلکی بارش کا سلسلہ جاری ہے۔ جس کی وجہ سے موسم بہت خوشگوار ہو گیا ہے۔

خطبہ جمعہ

منافقت ایک خطرناک مرض ہے جو تمام برائیوں کی جڑ ہے

قرآن کریم کی بیان فرمودہ علامات کے ذریعہ منافق کو نہایت آسانی سے پہچانا جاسکتا ہے

جماعت کو اس مرض سے بچنے کی پوری کوشش کرنی چاہیئے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۳۸ جون ۱۹۵۴ء۔ بمقام ناصرآباد اسٹیٹ (سندھ)

یہ ایک غیر مطبوعہ خطبہ جمعہ ہے جسے صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-
دُنیا میں

سب سے بڑی مرض منافقت ہے

قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار (نساء ع ۲۱) منافق دوزخ کے سب سے نچلے درجہ میں ہوں گے منافق ہمیشہ دوست بن کر دشمنی کرتا ہے۔ اور ظاہری جامہ وہ ایسا پہنا کرتا ہے کہ گویا تمہیں اپنی خیر خواہی کا یقین دلاتا ہے۔ منافقت جتنی جتنی پھیلتی ہے اتنی ہی جماعت کمزور ہوتی جاتی ہے۔ کسی بُری چیز کو اچھی شکل دے دینا کوئی مشکل امر نہیں ہوتا۔ بعض سادہ لوح ہوتے ہیں۔ لوگ انہیں تمسخر کرتے ہیں تو ان کی پیٹھ پر تھپڑ مار دیتے ہیں اور کہتے ہیں۔ اوہو۔ تمہاری پیٹھ پر تو مٹی لگی ہوئی ہے۔ وہ ظاہر یہ کرتے ہیں۔ کہ گویا اس کی خدمت کر رہے ہیں۔ لیکن در اصل وہ اس کا تمسخر اڑا رہے ہوتے ہیں۔ اس طرح وہ کئی قسم کی باتیں بنا بنا کر اپنی نیک نیتی کا اظہار کرتے ہیں۔ لیکن واقعات پردہ ہٹا کر یہ ظاہر کر دیتے ہیں۔ کہ آیا ان کا فعل نیک نیتی پر مبنی تھا۔ یا بد نیتی پر۔

احادیث میں آتا ہے

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بیوی ایک سفر میں پیچھے رہ گئیں یہ حضرت عائشہ رضؓ تھیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ دستور تھا کہ آپ ہمیشہ ہر سفر میں ایک آدمی پیچھے چھوڑ جایا کرتے تھے۔ تاکہ وہ ادھر ادھر دیکھ لے کہ قافلہ کی کوئی چیز پیچھے تو نہیں رہ گئی۔ اسی طرح اس سفر میں آپؐ ایک صحابی رضؓ کو اسی غرض کے لئے اپنے پیچھے چھوڑ گئے تا وہ ادھر ادھر دیکھتا ہوا آئے اور اگر قافلہ کی کوئی چیز گر گئی ہو تو وہ اسے اٹھا لے وہ صحابی رضؓ گرے پڑے سامان کی تلاش میں ادھر اُدھر پھر رہے تھے کہ انہوں نے دیکھا کہ ایک میدان میں ایک عورت بیٹھی ہوئی ہے پاس آئے تو معلوم ہوا کہ حضرت عائشہ رضؓ ہیں جو غلطی سے پیچھے رہ گئی ہیں۔

بات یہ ہوئی

کہ جب رات کو قافلہ چلا تو حضرت عائشہ رضؓ اس وقت قضائے حاجت کے لئے باہر گئی ہوئی تھیں اور چونکہ آپ رضؓ ان دنوں دبلی پتلی تھیں اور آپ رضؓ کا بوجھ کم تھا قافلہ کے منتظم نے ان کا ہودج اٹھا کر اونٹ پر رکھ دیا اور خیال کیا کہ آپ رضؓ اندر ہی ہوں گی۔ جب آپ واپس آئیں اور دیکھا کہ قافلہ روانہ ہو چکا ہے تو آپ رضؓ کو سخت پریشانی ہوئی اور وہیں بیٹھے بیٹھے سو گئیں صبح جب اس صحابی نے آپؓ کو دیکھا تو اس زور سے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا کہ اس آواز سے حضرت عائشہ رضؓ بیدار ہو گئیں انہوں نے قریب آکر چپکے سے اپنا اونٹ بٹھا دیا۔ حضرت عائشہ رضؓ سوار ہو گئیں اور وہ خود بھاگ کر مدینہ چل پڑے۔ جب مدینہ میں پہنچے تو بعض لوگوں نے جو منافق تھے یہ باتیں کرنا شروع کر دیں کہ حضرت عائشہ رضؓ کا پیچھے رہنا بلا وجہ نہیں تھا بلکہ اس میں مزید کوئی بات ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں بھی اس واقعہ کا ذکر آتا ہے اُن لوگوں کی۔

منافقت کی بڑی علامت

یہی تھی۔ کہ وہ اصل آدمی کے پاس جا کر بات نہیں کرتے تھے کسی شخص کا اصل آدمی کے پاس جاکر اُسے اُس کی برائی کی طرف توجہ نہ دلانا۔ بلکہ ادھر ادھر لوگوں میں اُس کی طرف منسوب کر کے برائی پھیلانا اس بات کا ثبوت ہوتا ہے کہ وہ منافقت کرتا ہے اور اس کی ظاہر کی خیر خواہی محض

بناوٹ ہے

اُس کی اصل غرض یہ ہے۔ کہ بد ظنی اور برائی پھیلے ورنہ وجہ کیا ہے کہ وہ اصل آدمی کے پاس جاکر اپنی بات بیان نہیں کرتا۔ یہ منافقت نہیں تو اور کیا ہے۔ کیا اس طرح اس شخص کی اصلاح ہو جائیگی سب سے بڑی بات یہ ہے کہ منافق ہمیشہ شرافت سے تجارت کرتا ہے

ہم دیکھتے ہیں

کہ کتا اپنے مالک کو دیکھکر کودتا ہے نوکر اپنے مالک کی وجہ سے ناز کرتا ہے کوئی شخص کسی سے بد کلامی کرتا ہے۔ تو اس لئے کہ وہ سمجھتا ہے میں اگر اُسے گالیاں دوں گا۔ تو یہ خاموش رہے گا۔ اسی طرح ایک منافق دوسرے شخص کی شرافت کی وجہ سے ایسا کرتا ہے کیونکہ وہ سمجھتا ہے یہ شریف آدمی ہے اسلئے یہ میری بد کلامی کا جواب نہیں دے گا۔ میں بے حیائی کر لوں۔ تو کوئی ہرج نہیں۔

غرض کسی شخص کی منافقت کی سب سے بڑی علامت یہ ہے کہ وہ اصل شخص کے سامنے اس کی برائیاں بیان نہیں کرتا بلکہ دوسرے لوگوں میں

بد ظنی پھیلاتا ہے

اس علامت کے ہوتے ہوئے اگر کوئی شخص کسی منافق کو پہچان نہیں سکتا تو اس سے احمق دنیا میں اور کوئی نہیں۔ منافق کی پہچان سے زیادہ آسان پہچان اور کسی چیز کی نہیں۔ اگر کوئی شخص زید کی برائیاں بکر کے سامنے بیان کرتا ہے تو یہ یقینی طور پر اس کی منافقت کی علامت ہے۔ ہم فرض کر لیتے ہیں کہ اس کی غرض اصلاح ہے لیکن کیا زید کی برائیاں بکر کے سامنے بیان کرنے سے اس کی اصلاح ہو جائے گی۔ زید کی اصلاح تو اسی وقت ہوگی۔ جب وہ زید کے پاس جاکر اسے اسکے نقص کی طرف توجہ دلائیگا اور کہے گا تم میں فلاں فلاں نقص ہے یا مثلاً فضل دین نماز نہیں پڑھتا وہ بدر دین کے پاس جا کر کہتا ہے فضل دین نماز نہیں پڑھتا یا مثلاً بدر دین روزے نہیں رکھتا وہ فضل دین کے پاس جاکر کہتا ہے بدر دین روزے نہیں رکھتا۔ تو اب کیا بدر دین کے پاس باتیں کرنے سے فضل دین نماز پڑھنے لگ جائے گا یا فضل دین کے پاس باتیں کرنے سے بدر دین روزے رکھنے لگ جائے گا۔ فضل دین کی اصلاح اسی وقت ہوگی۔ جب وہ اس کے پاس

جا کر کہے گا کہ تم نماز نہیں پڑھتے۔ اور یہ بری بات ہے

تم اپنی اصلاح کرو

اور بدر دین کی اصلاح اسی وقت ہوگی۔ جب وہ اس کے پاس جا کر کہے گا کہ تم روزے نہیں رکھتے۔ یہ بری بات ہے تم اپنی اصلاح کی طرف توجہ کرو۔ مگر جو شخص ایک آدمی کی برائیاں دوسرے کے سامنے بیان کرتا ہے وہ اس بات کا ثبوت بہم پہنچاتا ہے کہ وہ منافق ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ سنایا کرتے تھے کہ ایک عورت ایک شخص کو جو اس کے پاس سے گزر رہا تھا گالیاں دے رہی تھی اس شخص سے پوچھا گیا کہ تم نے اسے کیا کہا ہے۔ اس نے کہا میں نے اسے سلام کیا تھا۔ اور یہ گالیاں دینے لگ گئی ہے۔ اور تو کوئی بات نہیں ہوئی لوگوں نے اس عورت سے بھی دریافت کیا کہ تم اسے گالیاں کیوں دیتی ہو۔ اس نے تو تمہیں صرف سلام کیا ہے وہ کہنے لگی یہ شخص مجھے کہتا ہے "بھابی کا نے سلام" گویا وہ شخص سلام کی خاطر سلام نہیں کرتا تھا بلکہ بھابی کانی کہنے کی خاطر سلام کرتا تھا۔

جس شخص کی اصلاح مدنظر ہو

اس کی برائیاں اسی کے سامنے یا اس کے گارڈین کے سامنے بیان کرنی چاہئیں تبھی اس کی اصلاح ہو سکتی ہے ہو سکتا ہے کہ وہ بات سچ ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ جھوٹ ہو لیکن کہنے کا فائدہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ بات اسی شخص کے سامنے بیان کی جائے جس کے ساتھ اس کا تعلق ہو۔ لیکن اگر کوئی شخص اصل آدمی کے علاوہ کسی اور کے سامنے باتیں کرتا ہے تو یہ علامت ہے اس کی منافقت کی کہ تم میں سے کوئی شخص ایسا ہے۔ جو یہ دعوے کرے کہ میں اتنی چھوٹی عقل کا ہوں کہ میں ایک منافق کو بھی پہچان نہیں سکتا۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ منافق کو پہچاننا تو بڑی بات ہے۔ بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ منافق کی پیشانی پر منافق لکھا ہوا ہے سمجھتے ہیں یہ نہیں کہ واقعہ میں یہ لفظ ان کی پیشانی پر سیاہی سے لکھا ہوا ہوتا ہے۔ بلکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے تعرفھم بسیمٰھم۔ منافق کی کچھ علامتیں ہوتی ہیں جن سے وہ پہچانا جاتا ہے۔ ان علامتوں میں سے

ایک علامت یہ بھی ہے

کہ وہ دوسرے کے پاس جا کر تمہاری بات کرتا ہے۔ وہ تمہارے سامنے آ کر وہ بات بیان نہیں کرتا۔ اگر تم چندہ نہیں دیتے اور واقعہ میں وہ تمہاری اصلاح کرنی چاہتا ہے۔ تو وہ تم سے کہے کہ تم چندہ کیوں نہیں دیتے۔ اگر تمہارا کوئی دوست نماز نہیں پڑھتا اور اسے سچ مچ اس کی اصلاح مدنظر ہے۔ تو جو نماز نہیں پڑھتا اسے جا کر کہنا چاہیئے کہ تم نماز پڑھا کرو۔ مثلاً فضل دین چندہ نہیں دیتا اور نور الدین نماز نہیں پڑھتا۔ اب فضل دین کے پاس جا کر یہ کہنے سے کہ نور الدین نماز نہیں پڑھتا نور الدین کس طرح نماز پڑھنے لگ جائے گا یا نور الدین کے پاس جا کر یہ کہنے سے کہ فضل الدین چندہ نہیں دیتا کیا وہ چندہ دینے لگ جائے گا۔

ایسا شخص منافق ہے

جو تمہیں اپنے چندے اور نماز کا دھوکہ دیتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو ایک مصلح کے طور پر ظاہر کرتا ہے۔ اگر وہ مومن ہے اور اس کی غرض اصلاح ہے۔ تو وہ کیوں فضل الدین کے پاس جا کر نہیں کہتا کہ تم چندہ نہیں دیتے نور الدین کے پاس جا کر کیوں کہتا ہے کہ فضل الدین چندہ نہیں دیتا۔ اگر اس کی غرض اصلاح ہے تو وہ نور الدین کے پاس جا کر کیوں نہیں کہتا کہ تم نماز نہیں پڑھتے۔ وہ فضل دین کے پاس جا کر نور الدین کے نقص کیوں بیان کرتا ہے۔

اسی طرح یہی منافقت اس کی باقی باتوں میں بھی دیکھی جا سکتی ہے مثلاً

قرآن کریم کہتا ہے

کسی کو مارنا نہیں چاہیئے وہ کسی کو مار بیٹھے اور کوئی دوسرا شخص اس کو جا کر کہے میاں تم نے اس کو کیوں مارا ہے۔ قرآن کریم تو کہتا ہے کسی کو مارنا نہیں چاہیئے۔ تو وہ جواب دیتا ہے بھلا اس طرح گزارا ہوتا ہے۔ گویا دوسرے معنوں میں وہ یہ کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نعوذ باللہ غلط تعلیم دی ہے وہ سمجھتا ہے کہ میرے سوا سب لوگ احمق ہیں عقلمند صرف میں ہی ہوں میں جو بات کہتا ہوں وہ درست ہے۔ قرآن کریم کہتا ہے تم

عدل سے کام لو

لیکن وہ کہتا ہے کہ ظلم اور انصاف سے بھی کام چلتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں وہ یہ کہتا ہے کہ صرف میں ہی عقلمند ہوں۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور خدا تعالیٰ نے غلط تعلیم دی ہے۔ اور اگر یہی بات ہے تو اسے کس نے کہا تھا۔ کہ وہ قرآن کریم کو مانے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتے۔ لاکھوں عیسائی ایسے ہیں جو آپ پر ایمان نہیں لاتے۔ لاکھوں یہودی ایسے ہیں جو آپ پر ایمان نہیں لاتے۔ لاکھوں ہندو اور سکھ ایسے ہیں جو آپ پر ایمان نہیں لاتے اسے کس گدھے نے کہا تھا کہ تو قرآن کریم کو مان اور پھر اس کی تردید کر۔ یا مثلاً قرآن کریم کہتا ہے تم سچ بولو مگر وہ کہتا ہے کہ جھوٹ کے بغیر تو گزارا ہی نہیں۔

اس کے معنے یہ ہیں

کہ یا تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور خدا تعالیٰ نے نعوذ باللہ غلط تعلیم دی ہے۔ اور یا یہ کہنے والا گدھا ہے۔ اس گدھے کو کس نے کہا تھا کہ وہ قرآن کریم اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔ آخر سارے ہندو، سکھ عیسائی اور یہودی بھی تو قرآن کریم اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتے اسے کس نے مجبور کیا ہے۔ کہ وہ ادھر قرآن کریم پر ایمان لائے۔ اور ادھر کہے کہ یہ کتاب جھوٹی ہے وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔ اور پھر آپ کی تعلیم کے خلاف عمل کرے۔

غرض

منافقت ایسی چیز نہیں

جس کا پتہ نہ لگ سکے۔ کسی شخص کی منافقت کی علامت یہی ہے۔ کہ اگر اس کے پاس قرآن کریم کا حکم آ جائے تو وہ کہہ دیتا ہے اس پر عمل کرنے سے ہمارا کام نہیں چلتا۔ اگر وہ یہودی ہوتا تو اس کی یہ بات درست تھی اگر وہ ہندو ہوتا تو اس کی یہ بات درست تھی۔ اگر وہ عیسائی ہوتا تو اس کی یہ بات درست تھی اگر وہ سکھ ہوتا تو اس کی یہ بات درست تھی۔ لیکن اپنے آپ کو مسلمان کہہ کر اور یہ کہہ کر کہ میں قرآن کریم کو مانتا ہوں وہ کہتا ہے۔ جھوٹ کے بغیر ہمارا گزارہ نہیں۔ اسی چیز کا نام منافقت ہے۔ وہ پہلے یہ کہے کہ میں قرآن کریم کو نہیں مانتا پھر ایک ایک آیت پڑھ کر اسے جھوٹا کہے تو کوئی حرج نہیں۔ مگر ایک طرف وہ کہے کہ میں مسلمان ہوں اور قرآن کریم پر ایمان رکھتا ہوں اور دوسری طرف قرآن کہے سچ بولو اور وہ کہے میں جھوٹ بولوں گا۔ قرآن کریم کہے تم

کسی پر بہتان نہ لگاؤ

لیکن وہ کہے میں بہتان لگاؤں گا۔ قرآن کریم کہے تم کسی پر ظلم نہ کرو اور وہ کہے بھلا اس کے بغیر بھی کام چلتا ہے اور اس طرح وہ قرآن کریم کے ایک ایک حکم کو رد کرے اور پھر کہے میں لا الٰہ الا اللہ پر ایمان رکھتا ہوں تو وہ جھوٹا ہے۔ لا الٰہ الا اللہ کا ہر حرف اس پر لعنت کرتا ہے۔ اس کا ہمزہ اس پر لعنت کرتا ہے۔ اس کا لام اس پر لعنت کرتا ہے۔ اس کا دوسرا لام اس پر لعنت کرتا ہے۔ ایک طرف وہ کہتا ہے میں مسلمان ہوں اور قرآن کریم کو مانتا ہوں۔ دوسری طرف وہ کہتا ہے کہ نعوذ باللہ اس کی ہر آیت جھوٹی ہے۔ قرآن کریم کہتا ہے سچ بولو۔ مگر وہ کہتا ہے میں سچ نہیں بولوں گا۔ پھر وہ کہتا ہے میں مسلمان ہوں

یہ منافقت نہیں تو اور کیا ہے

اگر یہ علامات تم میں پائی جاتی ہیں تو سمجھ لو۔ تم منافق ہو۔ اگر تمہارا ہمسایہ قرآن کریم کے متعلق کہتا ہے کہ بھلا اس کی تعلیم پر چل کر گزارہ ہو سکتا ہے تو وہ بھی منافق ہے۔ اگر واقعی اس کے ساتھ کام نہیں چلتا۔ تو خدا تعالیٰ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نعوذ باللہ جھوٹے ہیں۔ لیکن اگر خدا تعالیٰ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سچے ہیں۔ تو کام قرآن کریم سے ہی چلے گا۔ اور جو شخص یہ کہتا ہے کہ قرآن کریم پر چلنے سے کام نہیں چلتا وہ جھوٹا ہے۔ قرآن کریم نے جو کچھ کہا ہے وہ بہرحال سچا ہے۔ اگر تم اپنے آپ کو ٹٹولو۔ تو دس آدمیوں میں سے پانچ ایسے ہوں گے جو جہالت کی وجہ سے یہ نہیں سمجھتے کہ وہ منافقانہ رویہ اختیار کر رہے ہیں۔ اگر وہ اس بات کو جان لیں تو ضرور اپنی اصلاح کریں۔ جیسے بعض بیمار ایسے ہوتے ہیں جو بیماری کا علم نہ ہونے کی وجہ سے بیماری کا علاج نہیں کرتے

اصل حقیقت یہ ہے

کہ جب تک منافقت کو دور نہ کیا جائے جرم اور عدم جرم کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ

بعض لوگ تیرے پاس آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں۔ کہ آپ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں یہ کتنی سچی بات ہے آپ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول تھے۔ اس میں شبہ کی کوئی گنجائش نہ تھی۔ لیکن خدا تعالیٰ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ منافق تیرے پاس آتے ہیں اور کہتے ہیں۔ ہم گواہی دیتے ہیں۔ کہ آپ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں۔ لیکن میں گواہی دیتا ہوں۔ کہ وہ اپنے اس قول میں جھوٹے ہیں۔ وہ اصل بات تو وہ سچی کہتے تھے۔ لیکن جب وہ منہ سے یہ بات کہتے تھے تو ان کے دل اس بات کو نہیں مانتے تھے۔ وہ منہ سے یہ کہتے تھے۔ کہ آپ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ کہتا ہے۔ وہ جھوٹے ہیں۔ اگر یہ سچے ہوتے۔ تو یہ کہتے کہ ہم آپ پر ایمان لاتے ہیں۔ غرض منافق کو پہچان لینا کوئی بڑی بات نہیں۔ ہر وہ آدمی جو تمہارے ملنے والے کی تمہارے پاس برائی بیان کرتا ہے۔

تمہیں سمجھ لینا چاہیئے

کہ وہ منافق ہے اگر وہ سچا ہوتا۔ اگر وہ نیک ہوتا۔ تو وہ اصل آدمی کے پاس جاتا۔ اور اسے اصلاح کی طرف توجہ دلاتا اس علامت کے ہوتے ہوئے جو شخص ایک منافق کو پہچان نہیں سکتا۔ وہ سب سے بڑا احمق ہے۔ تمہیں یہ سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اگر وہ دوسرے کی برائیاں تمہارے سامنے بیان کرتا ہے۔ تو وہ تمہاری برائیاں دوسروں کے سامنے بیان کرتا ہوگا۔ آخر اس کی وجہ کیا ہے کہ وہ دوسروں کی برائیاں تو تمہارے سامنے بیان کرے۔ اور تمہاری برائیاں دوسروں کے سامنے بیان نہ کرے۔ درحقیقت تم اسے دوست سمجھ رہے ہوتے ہو۔ اور وہ تمہیں احمق سمجھ رہا ہوتا ہے۔ وہ تمہیں بے وقوف بنا رہا ہوتا ہے اور تم واقعہ میں بے وقوف ہوتے ہو۔ کیونکہ تم اس کی بات سن لیتے ہو۔ جب وہ تمہارے پاس آتا ہے اور دوسرے کی برائیاں بیان کرتا ہے تو تم اسے کہہ دو۔ میں تمہاری باتیں سننے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ تم منافق ہو

اگر تمہاری نیت نیک ہے

تو تم اصل آدمی کے پاس جاکر اسے اصلاح کی طرف توجہ دلاؤ۔ مومن کا یہ طریق ہونا چاہیئے کہ جب اس کے پاس ایسا آدمی آئے وہ اسے کہہ دے اگر تم میرے سامنے میری برائیاں بیان کرنا چاہتے ہو۔ تو میں سننے کے لئے تیار ہوں۔ اور دوسرے کی اگر نیکیاں بیان کرنا چاہتے ہو۔ تب بھی میں سننے کے لئے تیار ہوں۔ لیکن دوسرے کے عیوب سننے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ اس کے عیوب سنانے ہیں تو اسی کے پاس جاؤ۔ اور اسے اصلاح کی طرف توجہ دلاؤ۔ میں اس کی اصلاح کا ذمہ وار نہیں ہوں۔ بہرحال منافق کی پہچان کوئی بڑی بات نہیں۔ ہر جاہل سے جاہل آدمی بھی اسے پہچان لیتا ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے

منافق کی بعض اور علامات

بھی بیان کی ہیں۔ مثلاً آپ فرماتے ہیں کہ منافق جب بات کرتا ہے جھوٹ بولتا ہے واذا خاصم فجر اور جب وہ کسی سے جھگڑا کرتا ہے گالی گلوچ پر اتر آتا ہے اسی طرح وہ دوسرے پر اتہام لگاتا ہے دوسرے کی عیب چینی کرتا ہے۔ قرآن کریم کہتا ہے وہ یہ کام کسی نیک نیتی کی بناء پر نہیں کرتا۔ بلکہ اس کا مقصد بےچینی اور بدظنی پھیلانا ہوتا ہے۔ جیسے فرمایا اَن تشیع الفاحشۃ تا بےچینی اور بدظنی پھیلے۔ اگر وہ نیک نیت ہے تو کیوں اصل آدمی کے پاس جاکر اس کی برائی بیان نہیں کرتا۔ غرض منافقت

سب سے بڑی مرض ہے

دنیا کی تمام خرابیاں اسی سے پیدا ہوتی ہیں اور سنجیدگی اور بہادلی سے تقویٰ پیدا ہوتا ہے۔ تم ان باتوں پر غور کرنے کی عادت ڈالو اور دیکھو کہ آیا تم میں منافقت تو نہیں پائی جاتی اگر تم اپنے آپ میں منافقت کی علامات پاتے ہو تو اسکی اصلاح کی طرف توجہ کرو۔ دوسرے منافق ہمسایہ کو منہ لگانے کی عادت چھوڑ دو۔ اور

اس سے بچنے کی کوشش کرو

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں چک سکندر ضلع گجرات کے چند آدمی قادیان جایا کرتے تھے۔ ان کے قلندر خاں اور سمندر خان وغیرہ نام تھے وہ نہایت مخلص احمدی تھے اور ایک ساتھ قادیان جایا کرتے تھے۔ ایکدفعہ ان میں سے دو تین آدمی قادیان گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک ماموں زاد بھائی تھے وہ عموماً دید وغیرہ کرتے رہتے تھے اور باغبانی کا انہیں شوق تھا۔ ان کی باغیچی بڑے باغ کے راستہ میں تھی اس زمانہ میں لوگ تبرک کا باغ کی زیارت کرتے تھے۔ اس لئے کہ وہ آپ کے والد صاحب کا لگایا ہوا تھا۔ یہ لوگ بھی وہاں زیارت کے لئے گئے ان میں سے ایک جلدی جلدی قدم اٹھاتے چلا جا رہا تھا اور باقی دو اسکے پیچھے پیچھے جا رہے تھے کہ ان میں سے جو شخص آگے پہنچا۔ وہ ہمارے چچا کے پاس گیا۔ ہمارے چچا کو دوسرے لوگوں کو

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کی بیعت سے ورغلانے کی عادت تھی۔ انہوں نے اس شخص سے کہا۔ میاں تم یہاں کیوں آتے ہو۔ کیا مرزا صاحب سے ملنے آئے ہو یہ تو محض دوکانداری ہے۔ مرزا صاحب میرے رشتہ دار ہیں اُن کا حیز خواہ مجھ سے زیادہ اور کون ہوگا۔ اگر وہ سچے ہوتے تو ہم کیوں ایمان نہ لے آتے تم کیوں اپنی عاقبت خراب کرتے ہو۔ یہ تو روپیہ کمانے کا ایک ذریعہ ہے۔ دوکانداری ہے۔ اس کے علاوہ اور کچھ نہیں۔ اس دوست نے اپنے دوسرے بھائیوں کو جو اس کے پیچھے پیچھے جا رہے تھے بلانا شروع کیا اور کہا۔ جلدی آؤ۔ جلدی آؤ۔ ہمارے چچا نے یہ سمجھا۔ کہ یہ شخص مجھ سے متاثر ہو گیا ہے۔ اور اب اپنے دوسرے ساتھیوں پر اپنا

اثر ڈالنا چاہتا ہے

جب وہ دونو قریب آئے تو انہوں نے پوچھا۔ کیا بات ہے۔ اس نے ہمارے چچا کے ہاتھ میں ہاتھ دیا ہوا تھا۔ اس نے اپنے ساتھیوں کو مخاطب ہو کر کہا۔ قرآن کریم میں جب شیطان کا ذکر آتا تھا۔ تو ہم حیران ہوتے تھے۔ اور ہمیں شوق پیدا ہوتا تھا۔ کہ شیطان کی شکل دیکھیں خدا تعالیٰ نے لکھا تھا کہ شیطان بھی ایک وجود ہے۔ مگر یہ بات ہماری سمجھ میں نہیں آتی تھی۔ آج میں نے شیطان کو دیکھ لیا ہے۔ یہ شیطان ہے۔ تم بھی اسے اچھی طرح دیکھ لو۔ چچا اپنا ہاتھ چھڑانا چاہتے تھے۔ مگر وہ ان کا ہاتھ نہیں چھوڑتا تھا۔ اور کہتا تھا۔ دیکھ لو۔ پھر نہ کہنا۔ ہمیں پتہ نہیں لگا۔ کہ شیطان کیا ہوتا ہے اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس نے احمدیوں سے چھیڑ خوانی چھوڑ دی۔ پس اگر تم مومن ہو۔ تو جب بھی تمہارے پاس کوئی شخص دوسرے کی برائیاں بیان کرے۔ تو اسے بتا دو۔ کہ تم منافق ہو ورنہ

کیا وجہ ہے

کہ تم اصل آدمی کے پاس جاکر یہ برائیاں بیان نہیں کرتے۔ اگر تم ایسا کرو گے۔ تو وہ آئندہ جرأت نہیں کرے گا۔ اور تمہارے ساتھی کے پاس جاکر بھی وہ ایسی باتیں نہیں کرے گا اور اگر وہ تمہارے جیسا جری نہیں۔ تب بھی وہ خیال کریگا۔ کہ کہیں یہ بھی ایسی جرأت نہ کرے اگر تم ایسا کرو گے۔ تو تھوڑے دنوں میں اس کی منافقت دور ہو جائیگی اگر تم ایسا نہیں کرتے۔ تو گویا تم اُسے منافقت میں اور زیادہ دلیر ہو جانے کا موقعہ دیتے ہو۔ اور اسے وہ بات کہنے کا موقعہ دیتے ہو۔ جو عبداللہ بن ابی بن سلول نے کہی

قرآن کریم میں آتا ہے

کہ عبداللہ بن ابی بن سلول نے کہا۔ لیخرجن الاعز منہا الاذل جو شخص مدینہ میں سب سے زیادہ معزز ہے وہ نعوذ باللہ سب سے ذلیل شخص یعنی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو وہاں سے نکال دے گا اسے یہ جرأت ایسے ہی لوگوں نے دلائی تھی۔ جو اسے دیکھ کر واہ واہ کرتے تھے وہ سمجھتا تھا۔ میں ایک بڑا لیڈر ہوں۔ میں مدینہ میں سب سے زیادہ معزز ہوں اور میں مدینہ واپس جاکر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو نعوذ باللہ سب سے زیادہ ذلیل ہیں باہر نکال دونگا۔ عبداللہ بن ابی بن سلول کا دماغ منافقوں کی اس قسم کی باتوں کی وجہ سے خراب ہو گیا تھا لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کمال حاصل تھی۔ کہ خدا تعالیٰ نے آپ کے اکثر ساتھی مومن پیدا کئے ہوئے تھے عبداللہ بن ابی بن سلول کا ایک بیٹا تھا وہ بھی اس لشکر میں شامل تھا۔ جس کے سامنے

عبداللہ بن ابی بن سلول

نے یہ بات کہی تھی۔ وہ مدینہ کا بہت بڑا سردار تھا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے پہلے مدینہ والوں نے اسے تاج پہنانے کا فیصلہ کیا ہوا تھا۔ اس نے اپنی شان کے دھوکہ میں آکر کہ مدینہ والے اس کے سر پر تاج رکھنے والے تھے۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے بھاگ کر وہاں پناہ گزین ہوئے تھے۔ یہ الفاظ کہے۔ کہ مجھے مدینہ پہونچ لینے دو۔ میں جو سب سے زیادہ معزز ہوں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو نعوذ باللہ سب سے زیادہ ذلیل ہیں۔ وہاں سے باہر نکال دوں گا۔ اس کے بیٹے نے یہ بات سن لی لشکر جب واپس ہوا اور مدینہ کی دیواریں نظر آنے لگیں بہنیں اپنے بھائیوں کو ماں باپ اپنے بیٹوں کو اور بیویاں اپنے خاوندوں کو لینے کے لئے مدینہ سے باہر آئیں۔ جب ہر شخص اپنے عزیز کو ملنے کے لئے بے تابانہ آگے بڑھنا چاہتا تھا۔ عبداللہ بن ابی بن سلول کے لڑکے نے اپنی تلوار سونت لی اور مدینہ کی ایک گلی کے سرے پر کھڑا ہو گیا اور اپنے باپ سے مخاطب ہو کر کہا۔ تم نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ فقرہ کہا تھا کہ میں جو سب سے زیادہ معزز ہوں۔ مدینہ جاکر

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کو جو سب سے زیادہ وہ ذلیل ہیں۔ باہر نکال دوں گا۔ خدا کی قسم۔ میں تمہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دوں گا۔ جب تک تم یہ نہ کہو کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ معزز ہیں۔ اور تم سب سے زیادہ ذلیل ہو۔ میں تمہیں شہر میں داخل نہیں ہونے دوں گا۔ عبداللہ بن ابی بن سلول نے اپنے بیٹے کو بہتیرا ٹالنا چاہا۔ اور کوشش کی۔ کہ کسی طرح یہ بات ٹل جائے۔ لیکن بیٹا نہ مانا۔ اس نے کہا کہ اگر تم یہ نہ کہو گے۔ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ معزز ہیں۔ اور میں سب سے زیادہ ذلیل ہوں۔ تو میں تمہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دونگا۔ آخر اسے یہ فقرہ کہنا پڑا۔ اور سارے مدینہ کے سامنے اس نے یہ کہا۔ کہ میں سب سے زیادہ ذلیل ہوں۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ معزز ہیں۔ تب اس کے بیٹے نے کہا۔ تم اب گذر جاؤ۔ تم سب سے زیادہ ذلیل ہو۔ اور تم نے اس بات کا اقرار کر لیا ہے یہ الفاظ کہنے والا بیٹا تھا۔ اور جس کو یہ الفاظ کہے تھے۔ وہ باپ تھا۔ غرض جس شخص کے اندر ایمان پایا جاتا ہے۔ وہ علامات سے اندازہ لگا کر منافق کو فوراً پہچان لیتا ہے۔

احادیث میں آتا ہے

کہ ایک شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اور اس نے دریافت کیا۔ کہ یا رسول اللہ۔ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر شخص کو زنا کرتے ہوئے دیکھ لے تو کیا وہ اسے قتل کر ڈالے۔ آپ نے فرمایا نہیں۔

تمہارا کام یہ ہے کہ قاضی کے پاس جاؤ تم خود فیصلہ کرنے کے مجاز نہیں ہو۔ غرض اسلام نے کچھ اصول مقرر کئے ہیں۔ اگر کوئی شخص ان اصولوں کو نہیں مانتا۔ تو خدا تعالیٰ نے اس کے لئے کوئی قید نہیں لگائی۔ وہ بے شک انہیں نہ مانے مگر جب تک وہ قرآن کریم کو سچا مانتا ہے۔ بڑی انتہائی بے حیائی ہے۔ کہ وہ ایک طرف یہ کہے کہ میں قرآن کریم کو سچا مانتا ہوں اور دوسری طرف وہ عملی طور پر اس کا انکار کر دے

اس کے معنی یہ ہیں

کہ وہ اپنے آپ کو عقلمند سمجھتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نعوذ باللہ بے وقوف سمجھتا ہے۔ کہتے ہیں۔ کوئی پٹھان تھا۔ اس نے فقہ کی کتابوں میں یہ مسئلہ پڑھا تھا کہ نماز میں اگر کوئی شخص نماز کی حرکات کے علاوہ کوئی اور حرکت کرے۔ تو اس کی نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ احادیث میں آتا ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے وقت حضرت حسنؓ اور حسینؓ کو جو اس وقت بچے تھے گود میں اٹھا لیتے تھے۔ اور نماز نہیں توڑتے تھے۔ آپ جانتے تھے۔ کہ نماز کا بچانا اصل فرض ہے۔ اگر بچہ پاس کھڑا چیخیں مارتا رہے گا۔ تو نماز خراب ہو گی اسی طرح آپ نماز میں ضرورت پر دروازہ بھی کھول دیتے تھے۔ کیونکہ اگر دروازہ کھولا نہ جائے تو کھٹکھٹانے والا دروازہ کھٹکھٹاتا چلا جائے گا۔ اور اسی طرح نماز خراب ہو گی۔ پٹھان فقہ کو احادیث پر مقدم سمجھتے ہیں۔ اور

یہ فقہ کا مسئلہ ہے

کہ نماز میں اگر کوئی شخص نماز کے علاوہ کوئی اور حرکت کرے تو اس کی نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ اس پٹھان نے جب یہ حدیث پڑھی۔ تو کہنے لگا۔ خو محمدؐ صاحب کا نماز ٹوٹ گیا۔ سننے والے نے کہا۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کس طرح ٹوٹی۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو نماز بتائی ہے۔ اس پٹھان نے جواب دیا۔ کہ کنز میں یوں لکھا ہے۔

پس وہ شخص جو ایسا جواب دیتا ہے۔ اس کے پاگل اور منافق ہونے میں کیا شبہ ہے۔ کیا اس شخص سے بھی زیادہ کوئی شخص احمق ہو سکتا ہے۔ جو یہ کہے۔ کہ مجھ میں عقل زیادہ ہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خدا تعالیٰ میں نعوذ باللہ کم ہے۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ ہر بات قرآن کریم سے نہیں بلکہ اس سے سمجھنی چاہیئے۔

ایک احمدی طالب علم کی نمایاں کامیابی

لطیف احمد خاں ولد محترم صوفی غلام محمد صاحب نے امسال پشاور یونیورسٹی سے میٹریکولیشن کا امتحان دیا تھا۔ آپ گورنمنٹ ہائی سکول پارہ چنار سے ۶۸۷ نمبر حاصل کر کے نہ صرف اپنے سکول میں فرسٹ آئے بلکہ فرانٹیئر ریجنز کے تمام سکولوں میں فرسٹ پوزیشن حاصل کی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انکی اس کامیابی کو دینی اور دنیاوی کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔

حکیم محمد اجمل انور
پارہ چنار

تعلیم الاسلام کالج میں داخلہ

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ تعلیم الاسلام کالج میں نئے سال کے لئے داخلہ یکم ستمبر ۱۹۶۰ء سے شروع ہو کر دس ستمبر تک جاری رہے گا۔ انٹرمیڈیٹ کلاسز میں آرٹس کے علاوہ میڈیکل گروپ اور پری انجینیرنگ گروپ کی تدریس کا عمدہ انتظام ہے۔ ڈگری کلاسز میں پنجاب یونیورسٹی کی بی ایس سی اور بی اے کلاسز کے لئے طلبہ کو تیار کیا جاتا ہے۔

میٹرک میں ۷۰۰ سے زائد نمبر لینے والے طلبہ کو (بشرطیکہ ان کو کوئی اور وظیفہ نہ ملے) سالم فیس کی رعایت فرسٹ ایئر کے داخلہ کے وقت دی جاتی ہے۔

احباب جماعت اپنے بچوں کو تعلیم الاسلام کالج میں داخل کروا کر تعلیمی فوائد کے ساتھ ساتھ ان کی اخلاقی اور روحانی تربیت کا بھی فائدہ حاصل کریں۔

پرنسپل
تعلیم الاسلام کالج ربوہ

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کے زیر انتظام تربیتی کلاس

گذشتہ سالوں کی طرح امسال بھی مجلس خدام الاحمدیہ کراچی نے ایک دس روزہ تربیتی کلاس ۱۵ر جولائی سے جاری کی ہے۔ جو ۲۵ر جولائی تک جاری رہیگی۔ اس کلاس میں تقاریر اور تربیت کیلئے بہترین افراد کی خدمات حاصل کی گئی ہیں۔ احباب کو اس موقعہ سے فائدہ اٹھا کر ضروری معلومات سے مستفید ہونا چاہیئے۔ والسلام

(ناظم نشر و اشاعت خدام الاحمدیہ کراچی)

واقفین طلبہ متوجہ ہوں

جن واقفین نے میٹرک یا B.S.C کا امتحان پاس کر لیا ہو وہ اپنے مکمل پتہ اور نمبروں سے وکالتِ دیوان کو مطلع کریں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

"جامعہ نصرت ربوہ میں لیڈی لیکچرار اسلامیات کی ضرورت"

جامعہ نصرت فار ویمن ربوہ میں ایک لیڈی لیکچرار اسلامیات جو کم از کم II کلاس ایم اے ہوں۔ کی ضرورت ہے۔ گریڈ ۳۷۵-۱۵-۲۲۵ معہ مراعات گرانی الاؤنس و پراویڈنٹ فنڈ دیا جائے گا۔

درخواستیں معہ مصدقہ نقول سرٹیفکیٹ یکم اگست ۱۹۶۰ء تک آفس پرنسپل میں ارسال کریں۔

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

ضروری اعلان۔ مکرم مولوی محمد منشی خان صاحب کو نشر و اشاعت کے چندہ کی فراہمی کے ضلع لائلپور کی جماعتوں میں بھجوایا جا رہا ہے۔ تمام امراء و پریذیڈنٹ صاحبان سے درخواست ہے۔ کہ مکرم مولوی صاحب سے تعاون فرما کر ممنون فرمائیں۔ ان کے پاس رسید بک موجود ہے۔ چندہ دیکر رسید حاصل کریں۔ جزاکم اللہ

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

شہد - ایک نعمت

دودھ کے بعد خالص شہد قدرت کی سب سے زیادہ مکمل غذا ہے اور یہ قدرت کا بنی نوع انسان کے لئے ایک تحفہ ہے۔ بہت افسوس کی بات ہے کہ ہم مصنوعی شربتوں اور مٹھائیوں پر تو جو صحت کے لئے فائدہ کی بجائے نقصان دہ ہیں زیادہ خرچ کر دیتے ہیں لیکن شہد استعمال نہیں کرتے۔ جدید سائنس نے اب آیورویدک کی صدیوں کی اس تحقیق کو درست قرار دیا ہے کہ شہد ان لوگوں کے لئے بہتر ہے جو بلڈ پریشر یا اعصابی بیماریوں میں مبتلا ہیں اور جنہیں کم خوابی کی بیماری ہے۔ اب تو ایلوپیتھک ڈاکٹر بھی مریضوں کو یہ تجویز کرتے ہیں کہ وہ خواب آور گولیوں کی بجائے رات کو سونے سے پہلے دو چمچے شہد کھا لیا کریں۔ اگر یہ باقاعدگی سے کیا جائے تو کم خوابی کی بیماری دور ہو جاتی ہے اور انسان گہری نیند لے سکتا ہے۔

دیسی معالج شہد کو حسب ذیل مقاصد کے لئے بھی استعمال کرنے کی سفارش کرتے ہیں۔

(۱) اعضائے رئیسہ کو تقویت دینے کے لئے مکھن میں ایک چمچہ شہد ملا کر کھایا جائے۔

(۲) تقویت دماغ کے لئے ملائی یا دودھ میں ایک بڑا چمچہ شہد ملا کر کھایا جائے۔

(۳) تقویت دل کے لئے دن میں دو بار کسی بھی خوراک کے ساتھ جو زیادہ پسند خاطر ہو ایک بڑا چمچہ شہد کا کھایا کریں۔

(۴) شہد ایک بے مثال مصفی خون ہے دو بڑے چمچے شہد کے گرم دودھ میں اچھی طرح ملا کر صبح یا رات کو سوتے وقت جس وقت آپ کو دودھ پینے کی عادت ہو پی لیا کریں۔ چائے میں بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ یا دو بڑے چمچے شہد اچھے پکے ہوئے کیلے کے ساتھ خوب ملا کر کھا لیا کریں۔

(۵) نزلہ و زکام یا رینٹھ کے لئے شہد ایک لاجواب دوا ہے۔ شہد کے دو چھوٹے چمچے آدھے لیموں کے پانی کے ساتھ دن میں چار بار پی لیا کریں یا گرم پانی کے گلاس میں ایک بڑا چمچہ شہد اور ایک چمچہ ادرک کا پانی خوب ملا کر تین چار بار دن میں پی لیا کریں۔

(۶) گلے کی سوزش کی صورت میں تین بار ایک ایک بڑا چمچہ شہد چاٹ لیا کریں۔

(۷) آشوب چشم کے لئے شہد کی دو دو بوندیں ایک ایک آنکھ میں ٹپکائیں یا سرمچو سے استعمال کریں۔

(۸) ہاضمہ کی تمام تکالیف کے لئے شہد ایک نادر تحفہ ہے۔ مفصلہ ذیل طریقہ پر شہد کی چائے تیار کریں۔ ایک چائے کے پیالہ میں تازہ ابلا ہوا پانی ڈالیں۔ اس میں ایک بڑا چمچہ شہد کا اچھی طرح سے ملا لیں۔ جس قدر گرم آپ پی سکتے ہیں چائے کی طرح آہستہ آہستہ پئیں۔ دن میں تین بار کھانا کھانے سے آدھ گھنٹہ پہلے پی لیا کریں۔ ہر قسم کی تکان خواہ وہ جسمانی ہو یا دماغی کے رفع کرنے کے لئے شہد بہترین علاج ہے۔ جب آپ کو دماغی یا جسمانی تکان محسوس ہو تو دو بڑے چمچے گرم پانی کے گلاس میں ڈال کر خوب ہلا کر پی لیا کریں۔

(۹) شہد فوری طاقت کا منبع ہے۔ جب طبیعت نڈھال ہو یا آپ کمزوری محسوس کریں تو ایک چمچہ شہد کا فوراً چاٹ لیا کریں اسی دم طبیعت بحال ہو جائے گی۔

(۱۰) ذیابیطس کے علاج کے لئے شہد بے نظیر دوائی ہے۔ کھانڈ اور اس کی تیار شدہ مٹھائیاں کھانا ترک کر دیں اس کی بجائے آپ شہد کھانا شروع کر دیں۔ یا ایک چمچہ شہد کے کر چار رتی سلاجیت میں اچھی طرح سے ملا کر دو تین بار دن میں کھا لیا کریں۔

(۱۱) ٹائیفائیڈ (میعادی بخار) کے علاج میں شہد نمایاں کام کرتا ہے۔ جب مریض کو خوراک دینا مطلوب ہو۔ دو چھوٹے چمچے شہد کے تھوڑے سے گرم دودھ میں ملا کر پلا دیا کریں۔

(۱۲) شہد صحت کو قائم رکھنے کے لئے ایک لاجواب خوراک ہے۔ شہد ایک حل شدہ مٹھاس ہے۔ اور پھل کی مٹھاس کا مجموعہ ہے صبح ناشتہ کے ساتھ شہد کھانے سے ہاضم طعام ہونے کے علاوہ قبض کی تمام بیماریوں کا دافع ہے۔

(۱۳) شہد نیا خون بنانے کا محرک ہے شہد جہاں خون کو صاف کرتا ہے وہاں نیا خون بھی کافی مقدار میں بناتا ہے اس میں وہ تمام سرخ اجزاء شامل ہیں جو خالص خون میں ہونے لازمی ہیں۔ دو بڑے چمچے شہد کے گرم دودھ میں اچھی طرح حل کر کے دو تین بار دن میں پی لئے جائیں۔

(۱۴) شہد ہلکا قبض کشا علاج ہے۔ ایسے مریض کو جسے جلاب یا کسی قسم کی دست آور دوائی دینا مضر خیال کیا جائے دو چمچے گرم دودھ میں دینے سے قبض دور ہو جاتا ہے۔

(۱۵) شہد ہر قسم کے زخموں کا علاج ہے۔ زخموں کو صاف کر کے اس پر شہد کا پھاہا لگائیں اور پٹی باندھ دیں۔ بچوں کی حالت میں ﴿؎﴾ مذکورہ بالا مقدار نصف کر دینی چاہئے۔

(۱۶) اگر کلہاڑی یا تلوار وغیرہ سے گہرا زخم ہو جائے تو اسی وقت خالص شہد کو باریک ململ کے ٹکڑے میں تر کر کے زخم پر لگائیں تو زخم بہت جلد بھر جائے گا۔

(۱۷) روزانہ شہد کو دانتوں پر مل کر تازہ پانی سے کلیاں کریں۔ دانت خوب صاف چمکیلے ہونے کے علاوہ دانتوں کے ہر قسم کے درد مسوڑھوں کا ورم اور خون کا بہنا بند ہو جاتا ہے۔

(۱۸) شہد میں پیاز کا پانی اور سیاہ بکری کے جگر کا پانی ہم وزن ملا کر دن میں چار بار آنکھوں میں ڈالنے سے شب کوری (رتوندہ) اچھی ہوتی ہے۔

(۱۹) بھینس کے دودھ میں شہد ملا کر پینے سے مقوی اثر کرتا ہے۔

. . . .

. . . .

(۲۱) علی الصباح چند تولہ شہد ٹھنڈے پانی میں ملا کر پینے سے ہر قسم کی وبائی امراض سے نجات دیتا ہے۔

(۲۲) ذیابیطس (شکر آنا) کے مریض کو کھانڈ وغیرہ کی بجائے شہد کا استعمال کرنا زیادہ مفید ہے۔

تاہم یہ امر قابل ذکر ہے کہ جب کوئی بیماری + زیادہ شدید صورت اختیار کر چکی ہو تو اس صورت میں شہد کا استعمال معالج کے مشورے کے بغیر نہیں کرنا چاہئے کیونکہ بعض صورتوں میں شہد کا استعمال فائدہ کی بجائے نقصان پہنچانے کا باعث بھی بن سکتا ہے۔ اس کے استعمال کی صحیح مقدار مریض کے مزاج کا بغور جائزہ لے کر ہی مقرر کی جا سکتی ہے۔

مرحوم محسنوں کو ایصال ثواب کی قابل قدر مثالیں

ذیل میں ان مخلصین کی تیرھویں فہرست پیش کی جاتی ہے۔ جنہوں نے اپنے مرحوم بزرگوں کو ثواب پہنچانے کی غرض سے تعمیر مساجد ممالک بیرون میں کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ تحریک جدید کو ادا فرما دیا ہے۔ دیگر مخیر احباب بھی اپنے مرحوم محسنوں کی احسان شناسی کے طور پر ان کی طرف سے کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ چندہ کی تحریک میں حصہ لے کر عند اللہ ماجور ہوں۔ ھل جزاء الاحسان الا الاحسان۔

(۹۴) مکرم شیخ عباد الرحمٰن صاحب عابد ۱۲/۱ بیڈن روڈ لاہور منجانب پسر خود شیخ عطاء الرحمٰن صاحب مرحوم۔ — ۱۵۰/- روپے

(۹۵) مکرم ملک حبیب الرحمٰن صاحب سول لائنز شیخوپورہ شہر منجانب مرحوم والدین حافظ نبی بخش صاحب مرحوم و محترمہ عظیم بی بی صاحبہ مرحومہ — ۱۵۰/- روپے

(۹۶) مکرم ماسٹر اشرف علی صاحب ہیڈ ماسٹر مرالی والہ ضلع گوجرانوالہ منجانب والد مرحوم چوہدری محمد بخش صاحب۔ — ۱۵۰/- روپے

(وکیل المال تحریک جدید۔ ربوہ)

امۃ الحی لائبریری کا قیام

قبل ازیں ایک اعلان میں بتایا جا چکا ہے کہ ربوہ میں "امۃ الحی لائبریری" دوبارہ قائم ہو گئی ہے۔ لیکن ابتدائی حالت میں ہونے کی وجہ سے کتابوں کی کمی محسوس ہو رہی ہے۔ میں دینی بہنوں اور قارئین الفضل سے گذارش کرتی ہوں کہ وہ کتابوں کی صورت میں اس کی امداد کریں۔ اردو۔ انگریزی کے تربیتی اخلاقی اور ادبی کتب اور رسالے وغیرہ کئی لوگ خرید کر پڑھتے ہیں اور اس کے بعد ان کو عام طور پر ضائع کر دیتے ہیں۔ اگر اس قسم کی کتب ہماری اس قومی لائبریری کو بھجوا دی جائیں تو صدقہ جاریہ کا کام ہوگا۔ اور لائبریری کی ممبرات کو فائدہ ہوگا۔

(منتظمہ امۃ الحی لائبریری۔ ربوہ)

نصاب تعلیم ناخواندہ انصار ۱۹۶۰ء

(۱) حفظ ربع آخر پارہ تیسواں

(۲) حفظ دعا بین السجدتین

(۳) قاعدہ یسرنا القرآن

(۴) قاعدہ پڑھے ہوئے احباب کے لئے پارہ اول۔

(۵) لکھنا پڑھنا سیکھنا۔

(۶) اپنا نام لکھنے کی مشق

(قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل سے آگاہ فرما دیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۷۶۹ میں عبداللہ ولد فتح الدین قوم جٹ باجوہ پیشہ دکانداری عمر ۵۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چک ۳۰ / ۱۱-ایل ڈاکخانہ چک ۳۱ / ۱۱-ایل ضلع منٹگمری صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۳/۶۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے یعنی منقولہ وغیرہ منقولہ (۱) جدی اراضی نہری یک فصلی در قعہ موضع داتا زیدکا ضلع سیالکوٹ تحصیل پسرور میں مشترکہ بشمولہ دو بھائی دیگر تقریباً دس بیگھہ جس میں میرا حصہ ۱/۳ ہے جو کہ ۳-۱۳ کنال بیگھہ ہے جس کی قیمت اس وقت ایک ہزار روپیہ فی بیگھہ کے حساب سے ۳۳۳۳ روپے بنتے ہیں (۲) منقولہ جائیداد ایک بھینس قیمتی -/۴۰۰ (چار صد روپے) (۳) راس جھوٹی قیمتی -/۵۸۷ (پانچ صد ستاسی روپے) نقد مبلغ -/۳۷۰ روپے میرے پاس ہیں۔ کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ -/۴۶۹۰ روپے ہیں۔

میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ اس جائیداد پر نہیں۔ بلکہ بذریعہ دوکانداری سالانہ آمد -/۱۵۰ روپیہ تقریباً ہو جاتی ہے۔ میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کی مد میں کروں۔ تو اس قدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا فقط الراقم الحروف محمد علی سکرٹری مال چک ۳۰ / ۱۱-ایل ضلع منٹگمری۔ العبد نشان انگوٹھا عبداللہ ولد فتح دین۔ گواہ شد نشان انگوٹھا شیر محمد ولد فتح الدین برادر حقیقی موصی گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

ضلع گوجرانوالہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم فروری ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری غیر منقولہ جائیداد صورت ایک مکان نیم پختہ رقبہ تقریباً دس مرلہ قیمت قریباً دو ہزار روپیہ ہے یہ مکان وارڈ نمبر ۹ گکھڑ منڈی میں ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت ساٹھ روپیہ ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد جو وقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کی مد میں کروں تو اسقدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ فقط راقم الحروف نور حسین ٹیلر ماسٹر گکھڑ منڈی۔

العبد نور حسین ٹیلر ماسٹر ولد تاج الدین گکھڑ منڈی۔

نور ٹیلرنگ ہاؤس ضلع گوجرانوالہ

گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ

گواہ شد حبیب اللہ خان ابو حنیفی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ گکھڑ منڈی ضلع گوجرانوالہ۔

نمبر ۱۵۷۷۰ میں جمال الدین ولد سراج الدین قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر انیس برس تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۶/۶۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

اس وقت میری آمد تنخواہ پچھتر روپے (۵۰ + ۲۵) بمعہ الاؤنس ہے۔ اور جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کوئی نہیں کیونکہ والدین

نمبر ۱۵۷۷۱ میں نور حسین ولد تاج الدین قوم راجپوت پال پیشہ ٹیلر ماسٹر عمر ۵۷ سال تاریخ بیعت یکم مئی ۱۹۲۹ء ساکن گکھڑ منڈی ڈاکخانہ خاص

حین حیات ہیں سو میں اپنی آمد کے دسویں حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان وصیت کرتا ہوں یعنی تازیست اپنی ماہوار کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور آئندہ جو بھی زائد آمد یا جائیداد پیدا کروں اس کی انجمن کو اطلاع دے دوں گا۔ نیز میری وفات کے موقع پر میری جو بھی جائیداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

والسلام جمال الدین عفی عنہ

گواہ حبیب اللہ قریشی کلرک دفتر بیت المال ربوہ۔

گواہ شد مولوی ظہور حسین چیف انسپکٹر بیت المال ربوہ۔

نمبر ۱۵۷۷۲ میں مسماۃ بشریٰ بیگم زوجہ صوفی محمد اسحٰق صاحب قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر پچیس سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۶/۶۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت کوئی آمد نہیں ہے میرا صرف ایک مختصر سا زیور ہے۔ جو کل ۲ ۱/۲ تولے وزنی ہے۔ میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ تفصیل زیور کانٹے ایک جوڑی ۹ ماشے۔ ہار ۱ ۱/۲ تولہ انگوٹھی ۳ ماشے کل قیمت اندازاً (-/۳۵۰) اس کے علاوہ میرے خاوند کے ذمہ میرا مہر مبلغ -/۵۰۰ روپے واجب الادا ہے میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔

الامتہ بشریٰ بیگم اہلیہ محمد اسحٰق صوفی کوارٹرز تحریک جدید ربوہ ۲۹/۶/۶۰

گواہ شد محمد اسحٰق صوفی خاوند بشریٰ بیگم

گواہ شد سمیع اللہ سیالی سکرٹری امور عامہ دارالصدر جنوبی ربوہ ۲۹/۶/۶۰

نمبر ۱۵۷۷۳ میں نعیمہ خاتون زوجہ چوہدری محمد عبداللہ صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۳۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن نوشہرہ ورکاں ڈاکخانہ نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۶/۶۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ پانچ صد جو کہ بذمہ خاوند ہے۔ زیور طلائی ایک انگوٹھی و کانٹے وزنی ۱ ۱/۲ تولہ قیمتاً تقریباً مبلغ دو صد (۲۰۰) روپیہ۔ کل میزان معہ حق مہر مبلغ سات صد روپیہ ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط راقم الحروف ڈاکٹر محمد شفیع پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پنڈی بھٹیاں حال مقیم نوشہرہ ورکاں

الامتہ بقلم خود نعیمہ خاتون

گواہ شد محمد عبداللہ خاں خاوند موصیہ نوشہرہ ورکاں ۲۳/۶/۶۰

گواہ شد ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

درخواست دعا

مولوی عبدالواحد صاحب چک ایم بی اور ان کے تین لڑکے دو اور اور اشخاص عرصہ ایک سال سے ایک قتل کے کیس میں ماخوذ ہیں۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان کی خدمت میں عاجزانہ التماس ہے کہ ان سب کی باعزت بریت کے لئے دعا فرماویں۔ خاکسار عبدالقیوم چک ایم بی براستہ قائد آباد۔ ضلع سرگودھا۔

۲۔ خاکسار کا بھائی عزیزم عبدالحمید پسر مہتری غلام قادر صاحب بھنگالہ ضلع سیالکوٹ تقریباً ایک ماہ سے بیمار چلا آ رہا ہے۔ اور بہت کمزور ہو گیا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ عزیزم موصوف کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔

ایم عبدالرحیم
ملتان

مغربی پاکستان میں غلہ کی پیداوار میں اضافہ کی توقع (بقیہ صفحہ اول)

روئی کی پیداوار بڑھا کر زیادہ زرِ مبادلہ کمایا جا سکے۔ گندم کا زیرِ کاشت رقبہ دس فی صد دھان کا دو فی صد اور ہیوں نکڑی کا تین فی صد ہوگا۔ محکمہ زراعت نے فیصلہ کیا ہے کہ کاشتکاروں کو بیج مہیا کرنے سے اس کی ۲۶ فیصد مقدار پر کیمیاوی دوائیں چھڑک دی جائیں۔

فی ایکڑ پیداوار بڑھانے کے لئے محکمہ زراعت کاشتکاروں کو رعایتی نرخ پر بارہ ہزار ٹن کیمیاوی کھاد مہیا کرے گا۔ اس مقصد کے لئے ایجنسیاں پہلے ہی قائم کر دی گئی ہیں پودوں کے تحفظ سے متعلق سرگرمیاں بھی تیز تر کر دی جائیں گی۔ اس سال مغربی پاکستان میں فصلوں کو کیڑوں مکوڑوں سے محفوظ کرنے کا پروگرام پندرہ لاکھ ایکڑ پر محیط ہوگا۔

اس پروگرام پر عمل درآمد کے بعد مغربی پاکستان میں غلہ کی پیداوار میں ڈھائی لاکھ ٹن گنے کی پیداوار میں تین لاکھ ہزار ٹن اور روئی کی پیداوار میں ایک لاکھ نوے ہزار گانٹھوں کا اضافہ ہوگا۔

صوبائی حکومت نے اس زرعی پروگرام کی منظوری دے دی ہے اور پیداوار میں اضافے کے لئے اس پر عمل درآمد کا کام عنقریب شروع کر دیا جائے گا۔

پاکستانی سائنسدانوں کی کوشش سے ایک نئی خوراک کی دریافت

کراچی ۱۹ جولائی۔ سائنسی اور تحقیقاتی لیبارٹریوں کی کونسل کے سائنس دانوں نے ایک "نئی خوراک" کی ایجاد کی ہے جو انسانی جسم کے اندر پیدا شدہ پروٹین کی کمی رفع کرنے کے لئے بڑی مجرب ثابت ہوئی ہے۔ یہ خوراک ایک خاص قسم کی مچھلی کے گوشت اور بیسن سے تیار کی گئی ہے اور بہت لذیذ ہے۔ اس خوراک میں استعمال ہونے والی مچھلی مغربی پاکستان کے ساحلی سمندروں میں بکثرت پائی جاتی ہے۔ اس مچھلی کے گوشت میں پروٹین کی افراط ہے۔ لیکن اس وقت تک اسے انسانی خوراک کے ناقابل قرار دیا جاتا رہا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس میں "یوریا" بھی موجود ہوتا ہے جو انسانی صحت کے لئے سخت مضر ہے۔ ایک عرصہ سے ساری دنیا کے سائنس دان اس مچھلی کے گوشت سے "یوریا" الگ کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں تاکہ اس گوشت کو پروٹین کی کمی دور کرنے کے لئے استعمال کر سکیں۔ پاکستانی سائنسدان طویل تجربوں کے بعد اس مقصد کے حصول میں کامیاب ہوگئے ہیں۔

اعانت الفضل

مکرم نور سلطان صاحب ایڈووکیٹ جھنگ نے اپنے بھائی مکرم امیر سلطان صاحب مرحوم کی طرف سے مبلغ پچیس ۲۵ روپے بطور اعانت الفضل ارسال کئے ہیں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا کرے۔ آمین۔

(مینجر روزنامہ الفضل)

درخواست دعا

قریشی سمیع اللہ صاحب پروفیسر ایس ای۔ کالج بہاولپور کئی روز سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب سے ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(ناصر احمد پرویز ربوہ)